سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعۃ المبارک، 26۔ مئی 2017
(یوم الجمع، 29۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 6

395

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

بیت المال پنجاب برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر بحث

ایک وزیر بیت المال پنجاب برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

397

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 26۔ مئی 2017

(یوم الجمع، 29۔ شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 57 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

شَهۡرُ رَمَضَانَ
الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ
الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَ
مَنۡ كَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ
یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیت 185

(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو، چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کر لے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کر لو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو (185)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا
حضرتِ صدیق نے ایہہ دسیا اے دوستو
سب کچھ سوہنے توں نثار ہونا چاہی دا
حسنؓ حسینؓ توں جند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا
لباں تے نیازی جدوں ساہ ہون آخری
اوس ویلے آقا دا دیدار ہونا چاہی دا

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جیل خانہ جات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 7497 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ان کی request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8517 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنی چاہوں گا کہ آج اس ایوان کے اندر محکمہ جیل خانہ جات کے سوالات کا دن ہے۔ سرکاری افسران جب یہاں آتے ہیں تو ان سے توقع کی جاتی ہے کہ An officer in uniform should observe the decorum یعنی وہ یہاں پر یونیفارم میں آئیں۔ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات یہاں گیلری میں موجود ہیں اور informal طریقے سے اس ایوان میں آئے ہیں یعنی انہوں نے یونیفارم نہیں پہنی ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ سرکاری افسران کو چاہئے کہ وہ ایوان کے decorum کا خیال رکھیں اگر وہ اپنے سینئر آفیسر کے پاس proper uniform میں جاتے ہیں تو اس ایوان کو اتنا lightly نہ لیا جائے کہ وہ ایک casual dress میں یہاں پر آ جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ آئندہ سے احتیاط کی جائے۔ اگلا سوال نمبر 8711 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8655 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ان کی request آئی ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8712 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8671 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8742 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے حاجی عمران ظفر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں قیدیوں / حوالاتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8742: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی بند ہیں اس جیل میں کتنی گنجائش قیدی / حوالاتی رکھنے کی ہے کتنے گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ب) اس جیل میں کتنی بیرکس ہیں مزید کتنی بیرکس تعمیر کرنے کی ضرورت ہے؟

(ج) اس جیل میں قیدیوں / حوالاتیوں کے لئے کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس جیل میں مزید بیرکس تعمیر کرنے اور اس میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں مورخہ 21.04.2017 کو 1143 اسیران بند تھے۔ جن میں 820 حوالاتی، 219 قیدی اور 104 قیدی سزائے موت ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں 760 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔ اس طرح گنجائش سے تقریباً 34 فیصد زیادہ اسیران مقید ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اسیران کے لئے کل چودہ بارکیں، ایک نوعمر وارڈ، ایک خواتین وارڈ، سولہ سیلز پر مشتمل UCCP سیل بلاک ہے جس میں سزائے موت کے ان اسیران کو رکھا جاتا ہے کہ جن کی سزائے موت کی اپیل ابھی متعلقہ عدالتوں میں زیر التواء ہے اور چھ سیلز پر مشتمل CP سیل بلاک ہے جس میں سزائے موت کے ان اسیران کو رکھا جاتا ہے جن کی سزائے موت کی سزا کنفرم ہو چکی ہو۔

اسیران کے لئے مزید دو عدد بارکیں اور 32 سیلز تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اسیران کی رہائش کے لئے مزید دو بارکیں اور 32 سیلز تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ایک مرد ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر کی مستقل تعیناتی درکار ہے۔ جس کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے درخواست کر دی گئی ہے۔ فی الحال ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات سے عارضی طور پر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ مزید بارکیں تعمیر کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں اقدامات کئے جائیں گے۔

(د) 120 اسیران پر مشتمل دو بارکیں اور 96 سزائے موت اسیران پر مشتمل 32 نئے سیلز کی تعمیر زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں مورخہ 21-04-2017 کو 1143 اسیران بند تھے جن میں سے 820 حوالاتی، 219 قیدی اور 104 قیدی سزائے موت کے ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں 760 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔ اس طرح گنجائش سے تقریباً 34 فیصد زیادہ اسیران مقید ہیں۔ کیا حکومت فوری طور پر ان قیدیوں کے لئے جیل میں مزید بیرکس یا کمرے وغیرہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اس جیل میں overcrowding صرف 34 فیصد ہے جو کہ پچھلے دور سے بہت کم ہے۔ سال 2008 سے پہلے یہاں پر overcrowding تقریباً 168 فیصد تھی اور overall ہماری جیلوں میں اس وقت 68 فیصد overcrowding ہے۔ مختلف اضلاع میں نئی جیلیں تعمیر ہو رہی ہیں اور جیسے ہی یہ نئی جیلیں تعمیر ہو جائیں گی تو overcrowding بھی کم ہو جائے گی۔ میرے خیال میں 34 فیصد overcrowding کوئی اتنی زیادہ نہیں ہے کہ ہم اس جیل میں نئی بیرکس تعمیر کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ماشاء اللہ منسٹر صاحب نے بہت اچھا جواب دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ 34 فیصد overcrowding بہت کم ہے۔ ہمیں قیدیوں کا اسلامی طریقے سے خیال رکھنا چاہئے۔ منسٹر صاحب نے خود ہی تسلیم کر لیا ہے کہ ہم اس جیل میں نئی بیرکس نہیں بنانا چاہتے۔ دوسرا منسٹر صاحب نے یہ بھی بتایا ہے کہ پورے صوبے میں تقریباً 68 فیصد overcrowding ہے تو انہیں اس کو ختم کرنے کے لئے نئی بیرکس اور جیلیں فوری طور پر تعمیر کرنی چاہئیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! میرا مقصد یہ قطعاً نہیں کہ ہم قیدیوں کے لئے کچھ نہیں کر رہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جیسے جیسے مختلف اضلاع میں نئی جیلیں تعمیر ہوں گی تو overcrowding کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت چار نئی جیلیں تعمیر ہو رہی ہیں اور جب یہ مکمل ہو جائیں گی تو overcrowding تقریباً ختم ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اپنے اگلے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جیل گجرات شہر کے درمیان واقع ہے؟ اس جیل کے ساتھ پرائیویٹ رہائش گاہیں بہت اونچی ہیں جبکہ جیل بہت نیچی ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ سکیورٹی خدشات لاحق ہیں تو کیا حکومت اس جیل کو کسی محفوظ جگہ پر shift کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! یہ بات بالکل درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات شہر کے درمیان واقع ہے لیکن فی الحال ہم اس کو باہر shift کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے لیکن اگر کبھی ضرورت محسوس ہوئی تو اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ اس جیل کی دیواریں اُونچی کر دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جو point out کیا ہے اور ہمارے ملک کے جس طرح کے حالات ہیں تو اس جیل کا نقشہ بڑا خطرناک ہے۔ حکومت کو یہ معاملہ بہت serious لینا چاہئے اور اس جیل کی shifting کا بندوبست کرنا چاہئے۔ خدانخواستہ کسی حادثے کا انتظار ہے اور انہوں نے وہاں جا کر چاروں اطراف سے باقاعدہ کبھی جا کر دیکھا ہو تو انہیں احساس ہو جائے یا یہ اُس کو set lite پر دیکھ لیں۔ اس جیل میں اس وقت بھی سزائے موت کے بہت قیدی ہیں۔ حکومت کو اس جیل کا فوری طور پر سروے کرا کر اس کو جی ٹی روڈ پر شہر سے باہر shift کرنا چاہئے۔ وزیر موصوف اس جیل کی shifting کے حوالے سے اور اس جیل میں سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے کیا ارادہ رکھتے ہیں اور اس حوالے سے کوئی ٹائم دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اگر سکیورٹی کی بات کی جائے تو ماشاء اللہ پورے پنجاب کی جیلیں سکیورٹی پروف ہیں۔ ہمارے معزز ممبر نے اس جیل کو شہر سے باہر shift کرنے کی بات کی ہے ہماری جتنی بھی پرانی جیلیں ہیں تو اُس وقت شہروں کی آبادی اتنی زیادہ پھیلی ہوئی نہیں تھی تو اُس وقت بھی یہ جیلیں شہر سے باہر ہی بنی تھیں لیکن شہر کی آبادی بڑھنے سے یہ جیلیں شہر کے بیچ میں آ گئی ہیں۔ ہم جتنی بھی نئی جیلیں بنا رہے ہیں وہ شہروں سے باہر ہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس جیل کو دیکھ لیں اور اگر ضرورت ہو تو اس کی shifting کا بندوبست کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اگر ہمارے ممبر کو یہ شکایت ہے کہ اس جیل میں سکیورٹی کا کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے تو آئی جی جیل خانہ جات بھی یہاں پر بیٹھے ہیں تو وہ معزز ممبر کو ساتھ لے جا کر ان کی تسلی بھی کرا دیں گے اور سکیورٹی کی صورتحال سے بھی انہیں آگاہ کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ کسی ممبر اسمبلی کو خطرہ ہو سکتا ہے بات یہ ہے کہ ہم اُس ضلع کے رہنے والے ہیں تو ہم نے تو point out کرنا ہے کہ وہاں پر اور پورے ملک میں اس طرح کے حالات ہیں تو ہم یہ مسئلہ اسمبلی تک لے کر آئے ہیں تو اب وزیر موصوف اور آئی جی جیل خانہ جات کو دیکھنا ہے کہ اس مسئلے کا کیا کرنا ہے؟ اگر یہ کچھ نہیں کرنا چاہتے تو ان کی اپنی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: یہ اس میں جو بھی بہتری لا سکتے ہیں انہیں لانی چاہئے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ایک مرد ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر مستقل تعیناتی کے لئے درکار ہے جس کے لئے محکمہ صحت سے درخواست کر دی گئی ہے۔ فی الحال ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات سے عارضی طور پر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ وزیر موصوف بتائیں کہ اتنی بڑی جیل میں ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر عارضی طور پر آتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! ہم نے ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی مستقل تعیناتی کے لئے محکمہ صحت کو لکھا ہوا ہے تو وہاں پر بہت جلد مستقل ڈاکٹر تعینات ہو جائیں گے۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ وہاں پر مزید کون کون سی سہولیات ہیں؟ ہم نے ان کو بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل میں جتنے بھی قیدی ہیں اُن کے لئے ایک مرد ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر ہے۔ میں On the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر بہت جلد ایک ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر تعینات ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے محکمہ نے اب ایک نئی پالیسی بنائی ہے کہ اب ہم تقریباً تمام جیلوں کے لئے خود اپنے ڈاکٹر بھرتی کریں گے تو وزیر اعلیٰ نے اُس کی ہمیں اجازت دے دی ہے ہم اُس کے لئے اپنا homework complete کر چکے ہیں تو یہ سارا process دو تین مہینے تک شروع ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) میں لکھا ہے کہ 120 اسیران پر مشتمل دو بیرکیں اور 96 سزائے موت اسیران کے لئے نئے cells 32 کی تعمیر زیر غور ہے۔ یہ کام کب تک ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! ہم نے اس کو نئی ADP میں بھیج دیا ہوا ہے اور انشاء اللہ یہ نئی ADP کا حصہ ہو گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب کوئی بندہ سزائے موت کا قیدی ہوتا ہے اس دنیا میں اُس سے بڑا کوئی حقدار نہیں ہوتا کہ ہم اس کو سہولت دیں کیونکہ وہ اپنا آخری ٹائم گزار رہا ہوتا ہے تو یہ بتا دیں گے کہ یہ ایک سال میں مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اگلے مالی سال میں اس سکیم کے لئے فنڈز بھی رکھے جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سکیم اگلے سال تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8674 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے ابھی اُن کا فون آیا ہے کہ میں راستے میں ہوں تو وقفہ سوالات کے اختتام تک ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے ورنہ یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8770 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی کی جیلوں میں قیدی خواتین سے متعلقہ تفصیلات

*8770: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کی جیلوں میں اس وقت کتنی خواتین قیدی ہیں اور کتنی خواتین کے ساتھ بچے بھی قید ہیں؟

(ب) ضلع راولپنڈی کی جیلوں میں خواتین کی کتنی بیرکس ہیں اور ہر بیرک میں کتنی قیدی خواتین کو رکھا جاتا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں خواتین قیدیوں کی فلاح کے لئے کن کن منصوبوں پر عمل کیا جارہا ہے منصوبہ جات کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) سنٹرل جیل راولپنڈی میں اس وقت مورخہ 21.04.2017 کو مجموعی طور پر 122 خواتین اسیران پابند سلاسل ہیں جن میں سے 22 خواتین اسیران کے ساتھ ان کے 25 بچے بھی جیل میں بند ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل راولپنڈی میں قیدی اور حوالاتی خواتین اسیران کے لئے دو علیحدہ علیحدہ بیرکس ہیں۔ حوالاتی بیرک میں 52 خواتین اسیران اور قیدی بیرک میں 70 خواتین اسیران پابند سلاسل ہیں۔

(ج) سنٹرل جیل راولپنڈی میں خواتین اسیران اور ان کے ساتھ مقید بچوں کی فلاح کے لئے درج ذیل منصوبوں پر عمل کیا جارہا ہے:۔

1. غیر سرکاری تنظیم (وومن ایڈ ٹرسٹ WAT) کی طرف سے اسیر خواتین کی فنی تعلیم دی جاتی ہے جس میں پرس بنانا، کڑھائی اور کمپیوٹر کلاس شامل ہے۔
2. WAT کی طرف سے خواتین اسیران کو مفت قانونی معاونت اور مشاورت فراہم کی جاتی ہے۔
3. TEVTA پنجاب کی طرف سے خواتین اسیران کو ڈومیسٹک ٹیلرنگ اور بیوٹیشن کے کورسز کروائے جارہے ہیں۔
4. محکمہ تعلیم کی طرف سے ان پڑھ خواتین اسیران کے لئے بیسک اینڈ نان فارمل ایجوکیشن دی جارہی ہے۔
5. خواتین اسیران کی معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سوشل ویلفیئر آفیسر (لیڈی) سنٹرل جیل راولپنڈی پر مستقل تعینات ہے۔

6. خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے وومن وارڈ میں WAT کی طرف سے کنڈر گارٹن سکول قائم کیا گیا ہے۔
7. خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے اور اس موقع پر سالگرہ کا کیک کاٹنے کے علاوہ تحائف مثلاً چاکلیٹس، بسکٹس، جوس وغیرہ بچوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔
8. خواتین وارڈ میں قومی اور مذہبی تہوار مثلاً عیدین، میلادالنبی، یوم آزادی، یوم پاکستان، قائد ڈے، اقبال ڈے اور کرسمس وغیرہ مکمل مذہبی اور ملی جوش و جذبے کے ساتھ منائے جاتے ہیں اور اس موقع پر رنگارنگ تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور تحائف اور مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔
9. وقتاً فوقتاً نادار اور مستحق خواتین اسیران کو بنیادی ضرورت کی اشیاء مثلاً تیل، صابن، شیمپو، تولیہ، ٹوتھ پیسٹ، کپڑے، کمبل اور جوتے وغیرہ مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔
10. ایسی خواتین اسیران جو کے شیر خوار بچوں کے ساتھ مقید ہیں ان کو روزانہ 467 ملی لیٹر دودھ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ ایک سال یا اس سے زائد عمر سے شیر خوار بچوں کے لئے بھی 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
11. حاملہ خاتون اسیر کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
12. بیمار خاتون اسیر کے لئے 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
13. خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں اور حاملہ خواتین کو ہفتے میں 03 مرتبہ فروٹ مہیا کیا جاتا ہے۔
14. تمام خواتین اسیران کو بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور، یونیورسٹی آف سرگودھا کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے کی سہولت میسر ہے۔
15. تمام اسیران کو ناظرہ قرآن پاک، ترجمہ قرآن پاک اور حفظ قرآن پاک اور دیگر بنیادی مذہبی کورسز کرنے کی سہولت میسر ہے۔
16. تمام خواتین اسیران کو اپنی خونی رشتہ داروں سے بذریعہ اندرون پریزن قائم PCO سے کال کرنے کی سہولت میسر ہے۔
17. تمام خواتین اسیران کو میڈیکل کی سہولت میسر ہے اور اس مقصد کے لئے دو وومن میڈیکل آفیسرز سنٹرل جیل راولپنڈی پر تعینات ہیں۔ علاوہ ازیں ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی، بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی، پمز ہسپتال اسلام آباد، ہولی فیملی ہسپتال

اسلام آباد اور ادارہ امراض قلب راولپنڈی کے ڈاکٹر صاحبان سنٹرل جیل راولپنڈی کا
ہفتہ وار دورہ کرتے ہیں اور خواتین وارڈ کا وزٹ بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ سنٹرل جیل راولپنڈی میں قیدی اور حوالاتی خواتین اسیران کے لئے دو علیحدہ علیحدہ بیرکس ہیں۔ حوالاتی بیرک میں 52 اسیران خواتین ہیں اور قیدی بیرک میں 70 اسیران خواتین پابند سلاسل ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس جیل میں کتنی خواتین کی capacity ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے بتایا ہے کہ بد قسمتی سے ہماری جیلوں میں overcrowding ضرور ہے لیکن ہم نے خواتین قیدیوں یا حوالاتیوں کے لئے بہت اچھا نظام بنایا ہوا ہے اور وہاں پر overcrowding as such کچھ اتنی زیادہ نہیں ہے۔ ایک بیرک میں 52 اور ایک میں 70 خواتین ہیں تو یہ کوئی زیادہ overcrowding نہیں ہے کیونکہ یہ تقریباً دس سے پندرہ فیصد ہی بنتی ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ایک بیرک میں کتنی خواتین کی capacity ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! حوالاتی بیرک میں 50 خواتین کی capacity ہے اور اسی طرح قیدی بیرک میں 80 خواتین کی capacity ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8701 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8817 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کو کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9111 سردار وقاص حسن موکل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8829 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان سنٹرل جیل میں لگے جیمرز کے دائرہ کار سے متعلقہ تفصیلات

*8829: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل ملتان میں جیمرز لگے ہونے سے ملحقہ علاقے عرصہ پانچ سالوں سے موبائل کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ب) کیا حکومت سنٹرل جیل ملتان میں جیمرز کا دائرہ کار محدود کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) سنٹرل جیل ملتان میں مورخہ 2014-11-11 کو انتہائی حساس جیل ہونے کی وجہ سے سکیورٹی انتظامات بہتر کرنے اور جیل کے اندر سے موبائل فون کے استعمال کو روکنے کے لئے جیمرز لگائے گئے۔ جیمرز نصب ہونے سے صرف جیل ہذا کی دیوار کے ساتھ جو ملحقہ صرف پانچ میٹر کسی وقت متاثر ہوتا ہے اور اس کے متاثر ہونے کی وجہ موبائل جیمرز نہ ہیں بلکہ موبائل فون کی سروس دینے والی متعلقہ کمپنیاں ہیں جبکہ جو علاقہ کچھ فاصلے پر ہے، وہ متاثر نہیں ہوتا ہے۔ موبائل جیمرز صرف مین پیری میٹر وال کے اندر لگائے گئے ہیں۔

(ب) جیمرز کا دائرہ کار پہلے ہی سے محدود ہے۔ اس امر کی PTA پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی پہلے ہی نگرانی کر رہی ہے کہ موبائل آپریٹر کسی طور پر ایس او پی کی خلاف ورزی نہ کرے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کے سوالات ان کے وقفہ سوالات کے دوران آنے تک pending تھے۔ وہ اس دوران نہیں آئے لہٰذا وہ سوالات بھی dispose of کئے جاتے ہیں۔ تمام سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ترکی پروگرام ٹیکا سے متعلقہ تفصیلات

*8517: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ترکی پروگرام ٹیکا کب شروع ہوا؟

(ب) اس کے لئے کتنی رقم ترکی سے موصول ہوئی اور کتنی صوبہ کے بجٹ سے ملی؟

(ج) اس پروگرام کے مقاصد کیا ہیں؟

(د) اس پروگرام کے کل ملازمین کتنے ہیں؟

(ہ) اس پروگرام کے تحت کتنی گاڑیاں ہیں؟

(و) اس پروگرام کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ٹیکا اور محکمہ برائے انڈسٹری، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری گورنمنٹ آف پنجاب کے مابین معاہدہ کی دستاویزات پر دسمبر 2013 میں دستخط ہوئے جبکہ ٹیکا کی طرف سے اس معاہدہ پر عملدرآمد یکم مارچ 2016 سے شروع ہوا۔

(ب) اس پروگرام کے لئے ترکی کی جانب سے نقد رقم کی بجائے مشینری و آلات مہیا کئے گئے جس کی کل لاگت تقریباً 100 ملین روپے ہے جبکہ گارمنٹس سنٹر میں مشینری و آلات کو نصب کرنے، فرنیچر اور ٹیوٹا اساتذہ کو ٹیکا ماسٹر ٹرینرز کی جانب سے دی گئی ٹریننگ کی مد میں تقریباً 38 ملین روپے ٹیوٹا کے بجٹ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

(ج) اس پروگرام کے تحت ٹیکا گارمنٹس، کنسٹرکشن اور آٹو موٹیو سیکٹرز میں نئے انسٹیٹیوٹ بنانے میں ٹیوٹا کو فنی معاونت فراہم کرے گا جبکہ ابتدائی طور پر ٹیکا نے گارمنٹس سنٹر (ڈینم) منصوعات کے لئے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی میں تین عدد لیبارٹریز بنا کر دی ہیں جس کے لئے ٹیکا نے ڈینم کی سلائی، ڈرائی اینڈ ویٹ اور لیزر پرنٹنگ پروسس کے لئے بین الاقوامی معیار کی مشینری و آلات فراہم کئے ہیں۔

(د) اس پروگرام کے تحت محکمہ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری نے میڈم عائشہ قاضی، ڈپٹی جنرل مینجر کو ٹیوٹا کی جانب سے لائزون آفیسر متعین کیا ہے جبکہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی کے ٹیکا کے تعاون سے بنائے گئے گارمنٹس سنٹر میں پانچ عدد اساتذہ اور دس عدد غیر نصابی ملازمین کام کرتے ہیں۔

(ہ) اس پروگرام کے لئے کوئی گاڑیاں مختص نہیں کی گئی ہیں۔

(و) ٹیکا نے اگست 2016 میں گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی، ٹاؤن شپ لاہور میں گارمنٹس (ڈینم) سنٹر کے لئے سلائی، ڈرائی اینڈ ویٹ پروسس اور لیزر پرنٹنگ کے لئے بین الاقوامی معیار کی مشینری وآلات مہیا کئے ہیں جن کی لاگت تقریباً 100 ملین روپے ہے ان مشینری وآلات پر 37 اساتذہ کو فنی تربیت فراہم کی گئی ہے اور گیارہ اساتذہ کو ترکی میں گارمنٹس کی تربیت بھی فراہم کی جس کے اخراجات ٹیکا نے برداشت کئے ہیں جبکہ سلائی کے کورس کی کلاسز کا اجراء ٹیکا کے تربیت یافتہ اساتذہ کی زیرنگرانی عمل میں آچکا ہے اور ڈرائی اینڈ ویٹ پروسس کی کلاسز بھی جلد شروع کردی جائیں گی مزید برآں ٹیکا نے ہاسپیٹیلیٹی، کنسٹرکشن اور آٹو موٹیو سیکٹرز میں ٹیوٹا کے 141 اساتذہ کو فنی تربیت فراہم کی ہے اور پانچ عدد اساتذہ کو پانچویں سالانہ ہاؤس کیپنگ اولمپک گیمز میں ترکی مدعو کیا جس میں ٹیوٹا نے دوسری پوزیشن حاصل کی اس کے بھی تمام تر اخراجات ترکی نے برداشت کئے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں نئی جیل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8711: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب کو معرض وجود میں آئے ہوئے تقریباً چودہ سال ہوگئے ہیں لیکن ابھی تک ضلع ننکانہ صاحب میں جیل نہیں بن سکی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ننکانہ صاحب میں جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ چودہ سالوں میں قیدیوں کو شیخوپورہ جیل لے کر آنے جانے میں ڈیزل اور سکیورٹی کی مد میں کتنا خرچہ آیا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب کو معرض وجود میں آئے تقریباً چودہ سال ہو گئے ہیں اور ابھی تک ننکانہ صاحب میں جیل نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت ضلع ننکانہ صاحب میں جیل چاہتی ہے اس بابت جیل تعمیر کرنے کا کیس منظوری کے لئے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو چٹھی نمبری Bldgs/2017/13256 مورخہ 14-03-2017 کو بھجوایا جا چکا ہے۔

(ج) یہ پنجاب پولیس سے متعلقہ ہے۔

تحصیل سانگلہ ہل میں سب جیل سے متعلقہ تفصیلات

*8712: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سانگلہ ہل میں سب جیل بنے کتنے سال ہوئے ہیں؟

(ب) سب جیل سانگلہ ہل کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا حکومت اب اس کو فنکشنل کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ تحصیل سانگلہ ہل میں کوئی سب جیل نہ ہے۔

(ب) سب جیل سانگلہ ہل تعمیر نہ ہوئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب 45 جوڈیشل لاک اپ کو مرحلہ وار سب جیل میں تبدیل کر رہی ہے جس میں سانگلہ ہل بھی شامل ہے۔

ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے ادارے اور طالب علموں کے وظیفہ سے متعلقہ تفصیلات

*8671: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے ادارے ٹیوٹا کے تحت کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کون کون سے skills کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) اگر ان اداروں میں طالب علموں کو وظیفہ دیا جاتا ہے تو کس شرح سے اور کس کس ٹیکنیکل ادارے کے طالب علم کو دیا جاتا ہے؟

(د) ساہیوال ڈویژن میں کتنے ادارے ہیں اس ڈویژن میں مزید کتنے ادارے کھولنے کی ضرورت ہے اور کب تک یہ ادارے کھل جائیں گے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (بوائز) اولڈ ہڑپہ روڈ، ساہیوال
2. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (برائے خواتین)، ساہیوال
3. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، اولڈ ہڑپہ روڈ، ساہیوال
4. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، احمد مراد روڈ، ساہیوال
5. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین)، ساہیوال
6. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (مرد و خواتین)، سنٹرل جیل، ساہیوال
7. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، چیچہ وطنی
8. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین)، چیچہ وطنی

(ب)

1. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (بوائز) اولڈ ہڑپہ روڈ، ساہیوال

36 ماہ دورانیہ کے کورسز (ڈپلومہ ان ایسوسی ایٹ انجینئرنگ)

سول ٹیکنالوجی، الیکٹریکل ٹیکنالوجی، مکینیکل ٹیکنالوجی، آٹو اینڈ فارم ٹیکنالوجی، فوڈ پراسیسنگ اینڈ پریزرویشن ٹیکنالوجی۔

06 ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

آٹو کیڈ، الیکٹریشن، موٹر وائنڈنگ، موٹر سائیکل مکینک، آٹو مکینک پٹرول، سول سرویئر، مشینسٹ، کوانٹٹی سرویئر، ویلڈنگ۔

2. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (برائے خواتین)، ساہیوال

36 ماہ دورانیہ کے کورسز) ڈپلومہ ان ایسوسی ایٹ انجینئرنگ)

کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈریس ڈیزائننگ اینڈ ڈریس میکنگ

12ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔III)

آفس مینجمنٹ، بیوٹیشن

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

ڈومیسٹک ٹیلرنگ، بیوٹیشن، ویب ڈیزائننگ۔

3. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، اولڈ ہڑپہ روڈ، ساہیوال

24ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔II)

آٹو اینڈ فارم مشینری، ڈرافٹسمین مکینیکل، الیکٹریشن، الیکٹرانکس ایمپلائنسز، فٹر جنرل، مشینسٹ، ویلڈنگ

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

الیکٹریشن، آٹوکیڈ، موٹر سائیکل مکینک، آٹو سائیکل مکینک، آٹو الیکٹریشن، پلمبر، مشینسٹ، سولر پی وی سی فار پاور جنریشن، ویلڈنگ

4. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، احمد مراد روڈ، ساہیوال

24ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔II)

الیکٹریشن، ایچ وی اے سی آر، ڈرافٹسمین سول، الیکٹرانکس، مشینسٹ، آٹو مکینک

12ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔III)

الیکٹریشن، ایچ وی اے سی آر، ڈرافٹسمین سول، آٹو مکینک

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

الیکٹریشن، ایچ وی اے سی آر، موٹر سائیکل مکینک، آٹوکیڈ، آٹو مکینک، کوانٹٹی سروئیر، یو پی ایس ریپئر مکینک، ویلڈنگ

5. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین)، ساہیوال

24ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔II)

میٹرک ووکیشنل

12ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔III)

بیوٹیشن، فیشن ڈیزائننگ

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

بیوٹیشن مارننگ اینڈ ایوننگ، فیشن ڈیزائننگ، ڈومیسٹک ٹیلرنگ

6. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (مردو خواتین)، سنٹرل جیل، ساہیوال

06اور 03ماہ دورانیہ کے کورسز

موٹر سائیکل مکینک، ٹریکٹر مکینک، ویلڈنگ، بیوٹیشن، مشین ایمبرائڈری

7. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، چیچہ وطنی

24ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔II)

الیکٹریشن، ایچ وی اے سی آر، الیکٹرانکس اپلیکیشن، آٹو مکینک

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

موٹر سائیکل مکینک، الیکٹرانکس، گرافک ڈیزائننگ، ایچ وی اے سی آر

8. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین)، چیچہ وطنی

12ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔III)

فیشن ڈیزائننگ

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

بیوٹیشن مارننگ اینڈ ایوننگ، فیشن ڈیزائننگ، فیبرک پرنٹنگ

(ج) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں۔ اداروں کی تفصیل جواب (الف) میں موجود ہے۔ ان تمام اداروں میں چلنے والے چھ ماہ دورانیہ کے شارٹ کورسز کے ہر طالب علم کو ایک ہزار روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔

(د) ساہیوال ڈویژن میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام سولہ ادارے کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ ڈسٹرکٹ پاکپتن میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (بوائز) کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے جو کہ دسمبر تک مکمل ہو جائے گی اور کالج میں کلاسز کا آغاز ستمبر 2018 سے ہو جائے گا۔ جبکہ ضلع اوکاڑہ میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی بنانے کی تجویز پر کام ہو رہا ہے اور اس پر کام فنڈز کی دستیابی پر شروع ہو جائے گا۔

ضلع ساہیوال میں فیکٹریز اور کارخانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8674: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریز اور کارخانہ جات کس کس نوعیت کے ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) حکومت ان فیکٹریز اور کارخانہ جات کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنی فیکٹریز اور کارخانہ جات بند ہوئے ہیں اور ان کی بندش کی وجوہات بیان کریں؟

(د) محکمہ نے ضلع ساہیوال میں انڈسٹریز کو بچانے اور صنعت کے فروغ کے لئے گزشتہ دو سال میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 350 فیکٹریز و کارخانہ جات ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) انڈسٹریز کے فروغ کے لئے گورنمنٹ بجلی کی سپلائی کو بہتر کر رہی ہے۔ مزید برآں صنعتوں میں متعلقہ اہلیت کی بہتری کے لئے سکل ڈویلپمنٹ کے تعاون سے ہنر مند افراد کی سکلز کو ڈویلپ بھی کیا جارہا ہے۔ انفراسٹرکچر اور روڈ نیٹ ورک کو بہتر کیا جارہا ہے جس سے یقینی طور پر روزگار کے مواقع ملیں گے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران تقریباً چودہ کارخانہ جات بند ہوئے ہیں ان کی بندش کی وجہ مالی مشکلات ہیں۔ جس کی کاپی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت کارخانہ جات لگانے والے افراد اور انڈسٹریز کو فروغ دینے کے لئے ہر ممکن حد تک سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ ملک میں صنعتی پیداوار بڑھے اور روزگار کے مواقع میسر آئیں۔

لاہور: گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ کے شعبہ جات اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8701: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور کتنے رقبہ پر قائم ہے؟
(ب) اس ادارے میں کس کس ٹیکنالوجی کی تعلیم دی جارہی ہے؟
(ج) اس ادارے میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟
(د) اس ادارے کی کتنی لیب / ورکشاپس ہیں ان لیب / ورکشاپس کو کب جدید تقاضوں کے مطابق up-date کیا گیا تھا اور ان کو کون کون سی مشینری فراہم کی گئی؟
(ہ) اس ادارے کے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور کا کل رقبہ 57 کنال ہے۔
(ب)

1. بی ایس سی ٹیکنالوجی مکینیکل (چار سالہ کورس)
2. ڈپلومہ ان ایسوسی ایٹ انجینئرنگ (تین سالہ کورس)

1۔ مکینیکل ٹیکنالوجی 2۔ آرکٹیکچر ٹیکنالوجی
3۔ آٹو اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی 4۔ ہیٹنگ وینٹیلیشن ائر کنڈیشنگ ٹیکنالوجی

میں تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) 77 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) اس ادارے میں کل 34 لیبز ہیں۔ ان کی اپ ڈیٹ کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	آرکٹیکچر ٹیکنالوجی	=	06 لیب
	اپ ڈیٹ	=	JICA کے تعاون سے 2013 میں لیب اپ ڈیٹ کی گئی۔
	نئی مشینری	=	جدید کمپیوٹر، کمپریشن، ٹیسٹنگ مشین، ٹوٹل سٹیشن تھیوڈولائٹس اور سروینگ آپریٹس
2۔	مکینیکل ٹیکنالوجی	=	14 لیب
	اپ ڈیٹ	=	JICA کے تعاون سے 2013 میں لیب اپ ڈیٹ کی گئی۔
	نئی مشینری	=	(1) ڈسک سینڈر (2) مائٹر سا (3) پاور آپریٹڈ لیتھ (4) ووڈن پلینز (5) پلازمہ آرک (6) کٹینگ یونٹ (7) ٹیگ ویلڈنگ یونٹ (8) مگ ویلڈنگ (9) کمپیوٹرز + ملٹی میڈیا (10) سی این سی (11) ورٹیکل مشینگ سنٹر (12) سی این سی لیتھ (13) میٹل بینڈ سا (14) سی این سی وائر کٹ۔

3۔	آٹو اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی	=	05 لیب
	اپ ڈیٹ	=	سال 2000ء میں انڈس موٹر کمپنی کے تعاون سے لیب اپ ڈیٹ ہوئی جبکہ بقیہ چار عدد لیب 1982 میں اپ ڈیٹ کی گئی تھیں۔(1) ٹیوٹا کار مکمل برائے پریکٹیکل (2) انجن سیمو لیٹر (3) ڈائیگناسٹک انجن سیمو لیٹر (4) کٹ وے آٹو میٹک ٹرانسمیشن (5) کٹ وے مینوئل ٹرانسمیشن (6) بریک سیمولیٹر (7) الیکٹرک وائرنگ پینل (8) مختلف ہینڈ ٹولز
	نئی مشینری	=	(1) ٹائر پنکچر (2) چیسز ڈائنو میٹر (3) جب کرین (4) پیڈ سٹل ڈرل مشین ائر کمپریسر (6) کٹ وے انجن ماڈلز (7) مختلف ہینڈ ٹولز (8) جیپ برائے ڈرائیونگ
1۔	آر اے سی ٹیکنالوجی	=	02 لیب
	اپ ڈیٹ	=	سال 1997 میں لیب اپ ڈیٹ ہوئی۔
	نئی مشینری	=	06 ٹرینرز ریفریجریشن اینڈ ائر کنڈیشننگ

(ہ)

اخراجات سال 15-2014

سیلری	191,285,127/-
نان سیلری	10,024,201/-
متفرق اخراجات	23,023,714/-
ٹوٹل	224,363,042/-

اخراجات سال 16-2015

سیلری	218,564,671/-
نان سیلری	12,026,257/-
متفرق اخراجات	28,113,844/-
ٹوٹل	258,704,772/-

اخراجات سال 17-2016 (مارچ 2017 تک کے اخراجات)

سیلری	125,745,183/-
نان سیلری	14,074,841/-
متفرق اخراجات	28,773,383/-
ٹوٹل	168,593,407/-

راولپنڈی ریجن کی جیلوں کے سرچ آپریشنز سے متعلقہ تفصیلات

*8817: حاجی ملک عمر فاروق: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 16-2015 کے دوران راولپنڈی ریجن کی کن کن جیلوں میں کب سرچ آپریشنز کئے گئے؟

(ب) مذکورہ سرچ آپریشنز میں اسیران سے کون کون سی ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں اور اس پر ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

سنٹرل جیل راولپنڈی

(الف) سال16۔2015 میں ہیڈ کوارٹر S&CT پاکستان آرمی راولپنڈی کی ٹیم نے درج ذیل تاریخوں میں جیل ہذا کے اندر سرچ آپریشن کیا۔

1. مورخہ 2015۔03۔27
2. مورخہ 2015۔10۔03
3. مورخہ 2016۔10۔20

سال16۔2015 میں جناب ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات راولپنڈی ریجن، راولپنڈی کی ٹیم نے مورخہ 2015۔10۔01 کو سرچ آپریشن کیا جبکہ مورخہ 2016۔12۔20/19 کو جناب ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات راولپنڈی ریجن، راولپنڈی نے اپنی نگرانی میں سرچ آپریشن کروایا۔

(ب) مذکورہ بالا سرچ آپریشنز کے دوران جیل ہذا سے کوئی بھی ممنوعہ شے برآمد نہ ہوئی۔

ڈسٹرکٹ جیل اٹک

(i) سال16۔2015 میں پریزن ہذا پر ڈپٹی انسپکٹر جنرل صاحب جیل خانہ جات راولپنڈی ریجن راولپنڈی کی جانب سے مختلف اوقات میں سرچ آپریشن کئے گئے اس کے علاوہ زیر دستخطی اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ایگزیکٹو کی زیر نگرانی پاکستان پریزن رولز کے تحت ہفتہ وار، روزمرہ کی بنیاد اور خفیہ رپورٹ پر اسیران کی سرچ کی جاتی ہے۔

(ii) سال 2015 میں درج ذیل ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں

08 عدد موبائل

05 عدد بیڑی

نقد رقم مبلغ 4000 روپے

06 عدد خود ساختہ کٹر

02 اسیران سے معمولی مقدار میں نشہ آور مواد برآمد ہوا

سال 2016 میں درج ذیل ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں

03 عدد موبائل

06 عدد خود ساختہ کٹر

نقد رقم مبلغ 3900 روپے

03 اسیران سے معمولی مقدار میں نشہ آور مواد برآمد ہوا

تمام اسیران کو بمطابق قانون پاکستان پریزن رولز کے قاعدہ نمبر 584 کے مطابق سزا دی گئی۔

ڈسٹرکٹ جیل جہلم

i. سال 16-2015 کے دوران ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں 45 سرچ آپریشن ہوئے۔

ii. مذکورہ بالا سرچ آپریشنز میں 48 اسیران سے ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئی جن کو قانون کے مطابق سزا دی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل گجرات

i. جیل انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر جیل کی مختلف بارکوں میں سرچ آپریشن کرتی ہے۔

ii. سال 16-2015 کے دوران جیل پر سرچ آپریشن میں کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد نہ ہوئی ہیں اگر دوران سرچ اسیران سے کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد ہو تو پاکستان پریزن کے قاعدہ نمبر 584 کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین

i. جیل انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر جیل کی مختلف بارکوں میں سرچ آپریشن کرتی ہے۔

ii. سال 2015-16 کے دوران جیل پر سرچ آپریشن میں کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد نہ ہوئی ہیں اگر دوران سرچ اسیران سے کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد ہو تو پاکستان پریزن کے قاعدہ نمبر 584 کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

سب جیل چکوال

i. جیل انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر جیل کی مختلف بارکوں میں سرچ آپریشن کرتی ہے۔

ii. سال 2015-16 کے دوران جیل پر سرچ آپریشن میں کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد نہ ہوئی ہیں اگر دوران سرچ اسیران سے کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد ہو تو پاکستان پریزن کے قاعدہ نمبر 584 کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

جونیئر کنسلٹنٹ کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*9111: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صنعت حکومت نے جونیئر کنسلٹنٹ بھرتی کئے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کی تعلیمی قابلیت اور تنخواہ کتنی ہے؟

(ب) ان کو کس پالیسی کے تحت کب بھرتی کیا گیا اور کس اخبار میں اشتہار دیا گیا، نقل فراہم کی جائے؟

(ج) حکومت کے ساتھ بطور کنسلٹنٹ کام کرنے کے لئے کون سی اہلیت درکار ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یہ جونیئر کنسلٹنٹ نئی صنعتی پالیسی بنا رہے ہیں اور سی پیک سے متعلقہ پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں ان کو مذکورہ میدان میں مہارت اور تجربہ کتنا ہے، بلیک واٹر سکینڈل کے پیش نظر کیا کسی سکیورٹی ایجنسی سے ان کی کلیئرنس لی گئی ہے؟

(ہ) اگر ان کا صنعت میں یا پالیسی وضع کرنے کا کوئی تجربہ یا اہلیت نہ ہے تو ان کو کیوں بھرتی کیا گیا ہے؟

(و) جونیئر کنسلٹنٹس کی ملازمتوں کے لئے شارٹ لسٹیڈ افراد کی لسٹ فراہم کی جائے؟

(ز) کیا حکومت اس شعبے میں تجربہ کا حامل مناسب کنسلٹنٹ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے کوئی جونیئر کنسلٹنٹ بھرتی نہیں کیا۔

(ب) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے کوئی جونیئر کنسلٹنٹ بھرتی نہیں کی اور نہ ہی کسی اخبار میں اشتہار دیا لہٰذا یہ سوال متعلقہ نہ ہے۔

(ج) حکومت کے ساتھ بطور کنسلٹنٹ کام کرنے کے لئے کام کی نوعیت کے مطابق تعلیم اور تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(د) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اس وقت انڈسٹریل پالیسی بنانے کے لئے کوئی کنسلٹنٹ تعینات نہیں کیا، تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق محکمہ ہذا انڈسٹریل پالیسی بنانے کے لئے ایک کنسلٹنٹ فرم ہائیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جب کنسلٹنٹ تعینات ہی نہیں کیا تو کسی سکیورٹی ایجنسی سے کلیئرنس لینے کا سوال ہی متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) جب جونیئر کنسلٹنٹ بھرتی ہی نہیں کیا تو تجربہ اور اہلیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(و) ایضاً

(ز) ہاں! وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر انڈسٹریل پالیسی بنانے کے لئے محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ایک کنسلٹنٹ فرم کو ہائیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہ کہ انفرادی شخص کو۔ کنسلٹنٹ فرم کی تعیناتی پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے مطابق کی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی سے متعلقہ تفصیلات

1776: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی لاہور میں کہاں پر واقع ہے؟

(ب) اس میں کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں اس وقت کتنے طالب علم اس میں داخل ہیں، ان کی تفصیل کورس وار اور کلاس وار بتائیں؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ میں ٹیچنگ کیڈر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ کے کتنے ملازمین اس انسٹیٹیوٹ کی بجائے کسی اور ادارہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں نیز یہ کب سے ان ادارہ جات میں کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس انسٹیٹیوٹ کے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(و) اس انسٹیٹیوٹ کی کتنی زمین ہے، کتنے پر تعلیمی مقاصد کے لئے عمارت ہے، اس کے پاس کون کون سی مشینری ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی نزد گرین ٹاؤن پولیس سٹیشن I-C-II ٹاؤن شپ لاہور

(ب) کورسز کی تفصیل، دورانیہ کورس اور داخل شدہ طلباء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

6 ماہ دورانیہ کے کورسز

1. ڈینم ویٹ پروسیس ایکسپرٹ 16 طلباء
2. ڈینم ڈرائی پروسیس 16 طلباء
3. انڈسٹریل سٹیچنگ مشین آپریٹر 25 طلباء
4. پروفیشنل کوکنگ (ون) 25 طلباء
5. پروفیشنل کوکنگ (ٹو) 25 طلباء

4ماہ دورانیہ کے کورسز

1. ایم ایس آئی ٹی (ون) 25 طلباء
2. ایم ایس آئی ٹی (ٹو) 25 طلباء

3ماہ دورانیہ کے کورسز

1. چائنیز لینگوئج (ون) 50 طلباء
2. چائنیز لینگوئج (ٹو) 50 طلباء

(ج) اس ادارہ میں ٹیچنگ کیڈر میں پانچ اساتذہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	تعلیمی قابلیت	عہدہ	گریڈ	تجربہ
1۔ محمد شہزاد	بی ایس سی ٹیکسٹائل	سینئر انسٹرکٹر	18	5سال
2۔ محمد ساجد قریشی	بی ایس سی ٹیکسٹائل	سینئر انسٹرکٹر	18	4سال
3۔ آمنہ انصاری	ایم فل۔ آرٹ اینڈ ڈیزائن	سینئر انسٹرکٹر	18	4سال
4۔ رابعہ اعجاز قدیر	بی ایس سی کیمیکل	انسٹرکٹر	17	6سال
5۔ ثمین اسلم	بی ایس سی ٹیکسٹائل	انسٹرکٹر	17	3سال

(د) اس انسٹیٹیوٹ کا صرف ایک ملازم محمد عمر شاپ اٹینڈنٹ (PS-01) ٹیوٹا سیکرٹریٹ آپریشن ڈیپارٹمنٹ میں خاص اسائنمنٹ پر 23۔ فروری 2017 سے کام کر رہا ہے۔

(ہ) اخراجات کی تفصیل

2014-15

بلڈنگ زیر تعمیر تھی اس کے لئے سیلری اور نان سیلری بجٹ جاری نہیں ہوا۔

2015-16

بلڈنگ زیر تعمیر تھی اس کے لئے سیلری اور نان سیلری بجٹ جاری نہیں ہوا۔

اگست 2016 میں بلڈنگ مکمل ہوئی اور انسٹیٹیوٹ میں مشینری لگنا شروع ہوئی۔

2016-17

اب تک کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے

سیلری ہیڈ 1,891,704 روپے

نان سیلری ہیڈ 7,283,122 روپے

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) اس انسٹیٹیوٹ کی زمین کا مکمل رقبہ 40 کنال 14 مرلے ہے۔

تعلیمی مقاصد کے لئے گراؤنڈ فلور کا رقبہ 35181 مربع فٹ ہے۔

تعلیمی مقاصد کے لئے فرسٹ فلور کا رقبہ 34702 مربع فٹ ہے۔

تعلیمی مقاصد کے لئے سیکنڈ فلور کا رقبہ 34702 مربع فٹ ہے۔

تعلیمی مقاصد کے لئے تھرڈ فلور کا رقبہ 9070 مربع فٹ ہے۔

ملٹی پرپز ہال کا رقبہ 8738 مربع فٹ ہے۔

ہاسٹل کا رقبہ 21872 مربع فٹ ہے۔

گراؤنڈ (غیر نصابی سرگرمیاں) 50674 مربع فٹ ہے۔

مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع بہاولپور میں گورنمنٹ پرنٹنگ پریس سے متعلقہ تفصیلات

1781: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور اور بہاولپور میں کس کس نوعیت کی کتنی کتنی مشینیں ہیں؟

(ب) کیا ان دونوں پرنٹنگ پریس کو پرائیویٹ کام بھی کرنے کی اجازت ہے تاکہ کچھ منافع کما کر محکمہ کی مالی حالت کو بہتر بنا سکیں؟

(ج) اگر بہاولپور گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کو مزید اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ ہے تو کب تک اس پر عملدرآمد ہو گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) مشینری پوزیشن:

اس وقت گورنمنٹ پریس لاہور میں 26 اور گورنمنٹ پریس بہاولپور میں 13 عدد مشینیں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

گورنمنٹ پریس لاہور

لیٹر پریس	05 عدد
آفسٹ مشین	17 عدد
ویب آفسٹ روٹری	03 عدد
لفافہ مشین	01 عدد
ٹوٹل:	26 عدد

گورنمنٹ پریس بہاولپور

لیٹر پریس	08عدد
آفسٹ مشین	04عدد
ویب آفسٹ روٹری	01عدد
ٹوٹل:	13عدد

(ب) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور اور بہاولپور صرف پنجاب حکومت کے محکموں کا پرنٹنگ کا کام کرنے کے مجاز ہیں۔

(ج) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور اور بہاولپور کو مزید اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ برائے سال 18-2017 بھجوایا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! کل ڈپٹی سپیکر صاحب نے Chashma Right Bank Canal(CRBC) کے حوالے سے یقین دہانی کرائی تھی۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے کہ پنجاب کے حصے کا پانی نہیں آ رہا۔ وہاں دو تین سو کیوسک پانی بھی نہیں آ رہا۔ اس کے لئے گزارش ہے کہ وہاں ایس ڈی او، ایکسیئن اور ایس ای تعینات ہی نہیں ہیں۔ ہمارے علاقہ میں روزی کا ایک ہی ذریعہ یہ نہر ہے جو پچھلے ایک ماہ سے بند ہے۔ اس کے لئے مہربانی فرما کر مجھے یقین دہانی کرائیں اور اس مسئلہ کو حل کرائیں۔

جناب سپیکر: Monday کو سیکرٹری آبپاشی 11:00 بجے یہاں آئیں گے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! اس طرح دیر ہو جائے گی۔ بوائی کے لئے دو تین دن باقی ہیں۔ اس کے بعد بوائی نہیں ہو سکتی۔ آپ مہربانی کر کے آج مسئلہ حل کرانے کی یقین دہانی کرا دیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ نے کچھ لکھ کر دیا ہوتا تو میں بھی ان کو پوچھنے والا ہوتا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میں تو تین دن سے اس کے لئے لگا ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: میں Monday کو ان کو بلا رہا ہوں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! بوائی نہیں ہو سکے گی اور لوگوں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو گا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میری عرض سنیں کہ ڈیڑھ سو کلو میٹر کا علاقہ ہے وہاں واحد ذریعہ روزگار یہ نہر ہے جو بند ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائیں۔ میں آپ کے لئے ٹیلیفون پر محکمہ آبپاشی والوں سے بات کروں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں میرا بھی کچھ حلقہ آتا ہے۔ میری معذرت سے گزارش یہ ہے کہ اگر میٹرو بنانی ہو تو ایک دن میں بن جاتی ہے۔ یہ ڈیڑھ سو کلو میٹر کی ایک belt ہے جہاں خیبر پختونخوا سے CRBC کا پانی پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ اس کا 1800 کیوسک پانی sanction ہے۔

جناب سپیکر! میں، خواجہ محمد نظام المحمود اور میاں محمد اسلم اقبال کل منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب سے ملے تھے۔ اس کے بعد خواجہ محمد نظام المحمود نے on the floor of the House اس معاملہ کو اٹھایا۔ اس علاقہ میں واحد روزگار کھیتی باڑی ہے۔ ہمیں کل کاغذوں میں یہ دکھایا گیا کہ 800 کیوسک پانی چل رہا ہے لیکن حقیقت میں ایک کیوسک پانی بھی پنجاب میں نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: کیا منسٹر صاحب نے ایسا کوئی بیان دیا ہے کہ 800 کیوسک پانی چل رہا ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! انہوں نے ریکارڈ کے مطابق بتایا ہے لیکن ریکارڈ غلط تھا۔ اس لئے ڈپٹی سپیکر صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ محکمہ انہار نے ہاتھ کھڑے کئے ہوئے ہیں کہ وہاں جس بھی ایس ڈی او، ایکسیئن اور ایس ای کو تعینات کیا جاتا ہے تو وہ وہاں charge ہی نہیں لیتا۔ کیا گورنمنٹ کی writ یہی ہے؟ عرصہ چھ ماہ سے IRSA میں پنجاب کا ممبر appoint نہیں ہوا۔ میں اس سے زیادہ کیا کہوں کہ یہ حکومت کی بے حسی ہے۔ ہم جنوبی پنجاب کے لوگ پہلے بھی احساس محرومی کا شکار ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ آپ کوئی ایسی ruling دیں کہ کم از کم وہاں ایس ڈی او، ایکسیئن اور ایس ای تینوں آفیسرز تعینات ہو جائیں تاکہ ہمارے حصے کا پانی تو چلے۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس کے بعد آ جائیں ہم مل کر پروگرام طے کر لیں گے۔ ان کو Monday کو بلا لیتے ہیں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! اس طرح بہت دیر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: میں اس سے پہلے کس طرح انہیں بلواؤں گا۔ آپ اجلاس کے بعد میرے پاس آ جائیں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میں اپنے علاقہ میں کس طرح جاؤں گا۔ مجھے تو لوگ بے عزت کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے۔ کیا ہمارے لوگ انسان نہیں ہیں اور کیا ہم انسان نہیں ہیں؟ وہاں روزگار کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ ہم حق حلال کمانے والے لوگ ہیں۔ میں نے کبھی on the floor of the House ایسے نہیں کہا۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! آپ لکھ کر لاتے ہیں اور نہ مجھے کچھ لکھ کر دیتے ہیں۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اجلاس کے بعد میرے پاس آئیں۔ میں ان سے بات کروں گا۔ میں منسٹر کو بھی بلاتا ہوں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میں نے کبھی آپ سے شکایت نہیں کی۔ یہ ایک جائز معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی جائز بات سن رہا ہوں اور مان بھی رہا ہوں۔ میں یہاں سے فارغ ہو کر آپ کے لئے بات کروں گا۔ میں ان کو call کر لوں گا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اسی حوالے سے میں request کرنا چاہوں گا کہ کل ہم دوست مل کر سارا دن کوشش کرتے رہے کہ نہر کے پانی کے مسئلہ کو کسی نہ کسی طریقے سے حل کیا جائے۔ گزارش یہ ہے کہ دو دن پہلے بھی IRSA کے ممبر کے حوالے سے میں نے request کی تھی کہ جنوری 2017 سے IRSA کا ممبر تعینات نہیں ہے۔ اس پر منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ assurance دی تھی کہ اس کی سمری move کر دی گئی ہے۔ جنوری 2017 سے لے کر اب تک ممبر تعینات نہیں ہے۔ ہمارے حقوق کی حفاظت کے لئے کوئی نہ کوئی بندہ تو اس کمیٹی میں بیٹھا ہونا چاہئے۔ ایک ممبر اپنی جائز problem کے متعلق اسمبلی میں بات نہیں کرے گا تو پھر کہاں کرے گا؟ آپ نے

مہربانی کرتے ہوئے اس دن بھی فرمایا تھا لیکن آپ کے فرمانے کے بعد بھی ان کے کان پر جُوں تک نہیں رینگی۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ on the floor of the House بات ہو، آپ اس پر کوئی ruling دیں اور اس کے بعد بھی متعلقہ آفیسرز اس کو seriously نہ لیں تو پھر میرے خیال میں ہمیں سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہوگا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! تونسہ شریف میں محکمہ آبپاشی کا کوئی ملازم نہیں ہے۔ ان کا دفتر خالی پڑا ہے۔ میں اگر غلط بیانی کر رہا ہوں تو ایک کمیٹی بنا دیں، ہم آج ہی تونسہ شریف چلے جائیں اور اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں گا یا ایسا نہیں ہوگا تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! استعفیٰ کی بات نہ کریں۔ آپ تو اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ آپ کوئی زیادتی تو نہیں کر رہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری request یہ ہے کہ آج کا اجلاس ختم ہونے تک آپ متعلقہ سیکرٹری صاحب کو بلالیں اور direction دیں کہ کیا معاملات ہیں اور کیوں پانی نہیں آ رہا؟ یہ پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں اور سیکرٹری صاحب آگے آگے جا رہے ہیں۔ آپ سیکرٹری صاحب سے بلا کر پوچھیں۔

جناب سپیکر: جی، میں اجلاس کے بعد ان سے رابطہ کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک اور پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر چھوٹی سی request ہے کہ سٹینو گرافرز کی اپ گریڈیشن کا معاملہ ہے کہ انہوں نے سکیل 14 سے 16 میں جانا تھا۔ وزیراعلیٰ کی direction پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کمیٹی کے سربراہ ACS تھے، اس کمیٹی میں سیکرٹری فنانس اور سیکرٹری سروسز بھی شامل تھے۔ اس کمیٹی نے چھ سے آٹھ ماہ کام کیا اور یہ recommend کیا کہ ان کو سکیل 16 دے دیا جائے۔ وہ فائل جب چیف سیکرٹری کے پاس گئی تو انہوں نے سکیل 16 کاٹ کر سکیل 15 کر دیا جبکہ کمیٹی بنانے کا مقصد اور recommendation یہ تھی کہ ان کو سکیل 14 سے سکیل 16 میں کر دیا جائے جبکہ عام کلرکوں کا سکیل 9 سے 14 کر دیا گیا، اسسٹنٹ کو سکیل 11 سے 16 میں کر دیا گیا۔

فیڈرل گورنمنٹ میں بھی سٹینوگرافر سکیل 16 اور 17 کی پوسٹوں پر تعینات ہیں۔ عدلیہ میں بھی سٹینوگرافر سکیل 16 اور 17 کی posts پر تعینات ہیں لہٰذا پنجاب میں ان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ کمیٹی بنانے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ جو اس کی recommendation آئے اس کے مطابق ان کو ریلیف دے دیا جائے۔ ان کا ریلیف یہی بنتا ہے ان کو سکیل 14 سے 16 میں تعینات کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ میری آپ کے توسط سے request ہو گی کہ متعلقہ جو ACS، سیکرٹری فنانس، اور سیکرٹری سروسز نے recommendations دی ہیں ان کی recommendations کو قبول کیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا میں چیف سیکرٹری صاحب کو کہوں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، چیف سیکرٹری صاحب کو کہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے پاس کوئی ایسے documents ہیں جن میں چیف سیکرٹری نے recommend کیا ہو۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، وہ کمیٹی میں ACS کی recommendation ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ کون سی کمیٹی ہے اس کا نام پتا کر کے مجھے بتا دیں پھر میں اس کے بارے میں پتا کر لوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پوچھنا تھا کہ آج اسمبلی کو کیا ہو گیا ہے کہ آج آدھ گھنٹہ میں وقفہ سوالات بھی ختم ہو گیا ہے اور اجلاس بھی in time شروع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ ہی نہ آئیں تو میں کیا کروں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں روز ہی آتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اب سوالات ختم ہو چکے ہیں لہٰذا اب آپ کی بات مناسب نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ایک سوال نمبر 9111 بڑی مشکل سے آیا ہے اور آج منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ان کم منسٹرز میں سے ہیں جو کہ سوالات ختم ہو جانے کے بعد بھی ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آئیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ سے صرف اتنی request ہے کہ آپ منسٹر صاحب کو intimate کر دیں کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ کر اس سوال کو discuss کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ جس خاتون کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، یہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لیں اور بات کو ختم کریں؟ مہربانی۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں پہلی تحریک استحقاق نمبر 6 جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے۔ جی، نیازی صاحب! اسے پیش کریں۔

استحقاق کمیٹی کے فیصلے پر آئی جی پولیس کا عملدرآمد نہ کرنا

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایس ایچ او تھانہ سٹی دریا خان ملک خالد کے روّیہ کے خلاف تحریک استحقاق نمبر 2016/37 اسمبلی میں پیش کی تھی جو کہ استحقاق کمیٹی کو refer ہوئی اور اس پر مورخہ 18- نومبر 2016 کو استحقاق کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں جناب چیئرمین استحقاق کمیٹی نے آئی جی پولیس پنجاب کو ہدایات جاری کیں کہ آئی جی پولیس پنجاب، ایس ایچ او تھانہ سٹی دریا خان کا سرگودھا

ڈویژن سے کسی بھی دوسری ڈویژن میں تبادلہ کر دیں۔ استحقاق کمیٹی کے تمام ممبران نے اس فیصلہ سے اتفاق کیا۔ اس فیصلہ کے بعد میری تحریک کو dispose of کر دیا گیا۔ اب موجودہ صورتحال یہ ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او ملک خالد کو دیدہ دانستہ میرے ضلع میانوالی میں تعینات کر دیا گیا ہے اور باقاعدہ اس وقت وہ ایس ایچ او تھانہ ہرنولی ضلع میانوالی سرگودھا ڈویژن میں ہی تعینات ہے۔ محکمہ پولیس کے آئی جی پنجاب نے اس اقدام کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ تمام استحقاق کمیٹی اور اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ آئی جی پنجاب کے اس اقدام پر اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! میرے خیال میں اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس کو تھوڑا سا explain کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اُدھر کمیٹی میں آپ بات کریں۔ مہربانی۔ میں نے اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ وہ مان گئے ہیں بس آپ بات کو ختم کریں لہٰذا جو آپ کہیں گے کمیٹی آپ کی بات سنے گی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہ اسمبلی کے ساتھ بہت بھونڈا مذاق ہو رہا ہے۔ میں جتنی دیر بھی اسمبلی کا ممبر رہا ہوں میں نے آج تک کبھی بھی اتنی اسمبلی کی توہین ہوتی نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! اسمبلی کی توہین نہیں ہو سکتی کیونکہ کسی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ اسمبلی کی توہین کرے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! آئی جی پنجاب نے آپ کے اور ایوان کے آرڈرز کو پیروں کے نیچے روندتے ہوئے ایک آرڈر نکال دیا۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! جب اس کی رپورٹ آئے گی پھر دیکھیں گے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہاں پر ایک سوال محکمے کے پاس جاتا ہے اور اس سوال کا ایک ایک سال تک جواب نہیں آتا ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ اس کے لئے تین ماہ کی مدت ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں خود اس چیز کا witness ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چیئرمین استحقاق کمیٹی آپ بات کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! مجھے اپنے بھائی کی باتیں سن کر بہت افسوس ہوا ہے۔ مجھے یہ سارا معاملہ check کر لینے دیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے کبھی پہلے اپنی کمیٹی کی عزت و تکریم میں فرق آنے دیا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ آئندہ کبھی آئے گا تو کوئی ایسے نہیں کر سکتا کہ کوئی کمیٹی کے احکامات سے deny کرے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس چیز کا سختی سے نوٹس لیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پچھلے دنوں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں کوئی changes آئی ہیں تو آئی جی پنجاب change ہوئے ہیں اس لئے شاید کچھ ہو گیا ہو گا تو میں اس بارے میں پتا کرتا ہوں اور جو ان کے احکامات ہوں گے ان کی انشاء اللہ تعمیل کروائیں گے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے اس اسمبلی میں وہ دن بھی دیکھے ہیں کہ محکمے کے ایک آدمی کے خلاف تحریک move ہوتی تھی تو اس محکمے کا HOD یہاں کمیٹی میں موجود ہوتا تھا لیکن اب حال یہ ہے کہ ہم بُلا بُلا کر تھک گئے ہیں۔ پچھلی مرتبہ میں نے یہ demand کی تھی کہ آئی جی کو بلائیں لیکن میری اس request کو رد کر دیا گیا تھا اور اس کا آج نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آئی جی نے بتا دیا ہے کہ اسمبلی حیثیت نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! نہیں۔ یہ الفاظ واپس لیں کیونکہ یہ آپ کے الفاظ ٹھیک نہیں ہیں۔ I am sorry for that.

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نیازی صاحب بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں میں ان کی بات کو second کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! میں ان کی بات سن رہا ہوں۔ میں نے ان کی بات سن لی ہے اور پورے ایوان نے بھی سن لی ہے۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 17/458 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اسے پیش کریں۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کروڑوں روپے کے انجکشن زائد المیعاد ہونے کا انکشاف

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 29۔ اپریل 2017 کی خبر کے مطابق محکمہ صحت کی نااہلی کے باعث پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کروڑوں روپے مالیت کے پروٹامائن سلفیٹ انجکشن سٹور میں پڑے ہوئے زائد المیعاد ہو گئے تاہم ہسپتال انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ ذرائع کے مطابق پی آئی سی انتظامیہ کے انجکشن بھاری مقدار میں خریدے تھے تاہم ان کی میعاد ختم ہونے سے قبل انجکشن استعمال نہیں کئے جا سکے جس کے باعث سرکاری خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ پروٹامائن سلفیٹ انجکشن بلیڈنگ روکنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس انجکشن کی manufacturing date February 2015 تھی جس نے فروری 2017 میں expire ہو جانا تھا اور اس سے قبل اس انجکشن کو استعمال کیا جانا چاہئے تھا لیکن دو ماہ بعد تک بھی یہ انجکشن سٹورز میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کو کمپنی کو واپس کیا گیا اور نہ کسی دوسری جگہ منتقل کیا جا سکا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب next week تک آ جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/459 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 461 جناب احمد خان بھچر کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی

dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 470 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ انہوں نے ایک پڑھ لی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 471 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے، ان کی request آئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 474 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 475 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

سرکاری ہسپتالوں میں ادویات اور فلموں کی خریداری میں کرپشن کا انکشاف

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 8۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق سروسز ہسپتال سمیت مختلف ہسپتالوں میں میڈیسن اور ایکسرے فلموں کی خریداری میں کروڑوں کی کرپشن اور بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے تاہم کسی ذمہ دار آفیسر کے خلاف کارروائی نہ ہو سکی۔ محکمہ صحت کی رپورٹ کے مطابق سروسز اور میو ہسپتال سمیت پنجاب کے دیگر ہسپتالوں میں PPRA رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے میڈیسن و دیگر سامان خریدا گیا۔ رولز کے تحت خریداری کرتے وقت شفافیت کو مدنظر رکھنا اوّلین ترجیح ہونی چاہئے تاہم سروسز ہسپتال، میو ہسپتال، فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور نشتر ہسپتال ملتان میں انتظامیہ نے کم ریٹ دینے والی firm کو نظر انداز کر کے مہنگے ریٹس پر خریداری کی جبکہ اسی firm سے لاہور جنرل ہسپتال، جناح ہسپتال اور گنگارام ہسپتال نے وہی ادویات اور سامان سستا خریدا تھا۔ آڈٹ کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ سروسز اور میو ہسپتال سمیت دیگر ہسپتالوں کی انتظامیہ نے PPRA رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خریداری کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سروسز ہسپتال میں 5 لاکھ 60 ہزار کی رقم ایکسرے فلم اور 4 لاکھ 90 ہزار کی رقم ادویات خریدنے میں خُورد بُرد کی گئی۔ میو اور جناح ہسپتال میں بھی ادویات کی خریداری میں بالترتیب 3 لاکھ اور 40 ہزار روپے کا نقصان سرکاری خزانے کو برداشت کرنا پڑا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 476 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے، ان کی request آئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 478 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 480 چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔ جی، موکل صاحب! اسے پیش کریں۔

محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی ناقص حکمت عملی کی وجہ سے سالانہ لاکھوں روپے کے نقصان کا انکشاف

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 8۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کی ناقص حکمت عملی کی بدولت محکمہ کو سالانہ لاکھوں کا نقصان جبکہ کیش بکس، اوپننگ، زرعی زمینوں کی نیلامی سمیت دیگر ٹھیکہ جات کے لئے جانے والی معائنہ ٹیمیں TA/DA نذرانوں کی مد میں لاکھوں کمانے لگیں۔ ذرائع کے مطابق جھنگ، چنیوٹ، اوکاڑہ، فیصل آباد، پاکپتن، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، مظفر گڑھ، لاہور، بہاولپور، گوجرانوالہ، اٹک اور ملتان سمیت محکمہ اوقاف کے پنجاب بھر میں 500 سے زائد مزارات موجود ہیں جہاں حفاظت پاپوش، سائیکل سٹینڈ، پھولوں، کیش بکس اور ان درباروں سے ملحقہ زرعی و کمرشل اراضی کے ٹھیکوں کی نگرانی کے لئے صدر دفتر ایوان اوقاف سے خصوصی طور پر اہلکاروں کو بھجوایا جاتا ہے جبکہ یہ ذمہ داری زونل ایڈمنسٹریٹرز کی ہے۔ نگرانی کے لئے جانے والی انسپکشن ٹیموں کے اہلکار TA/DA کی مد میں پیسے لینے کے ساتھ ساتھ سرکل مینجرز سے بھی نذرانے لیتے ہیں۔ ذرائع نے نئی بات کو بتایا کہ پہلے سے خسارے میں چلنے والے محکمہ اوقاف میں جہاں کیش بکس اور متفرق ٹھیکہ جات میں مالی بے ضابطگیاں سامنے آتی ہیں وہیں غیر ضروری امور سے محکمہ کو سالانہ لاکھوں کا ٹیکہ لگ جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 481 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک

التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 482 جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 484 ڈاکٹر مراد راس کی ہے، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 486 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 487 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ان کی قسمت ہے تو پھر میں کیا کروں؟ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 492 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 494 جناب محمد عارف عباسی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 499 سردار وقاص حسن موکل، محترمہ خدیجہ عمر اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے لیکن سردار وقاص حسن موکل صاحب already ایک پڑھ چکے ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا پہلے رپورٹیں پیش کرنے کی اجازت ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بالکل۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ یہ بار بار توسیع کیوں آتی ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ توسیع نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے مجھے کیا اعتراض ہے؟

نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No. 3158, asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NA-369).
2. Starred Question No. 3620, asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Question No. 3158, asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NA-369)
2. Starred Question No. 3620, asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Question No. 3158, asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NA-369).
2. Starred Question No. 3620, asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب جاوید علاؤالدین ساجد مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017، قرارداد نمبر 276، 238 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350 اور 7862 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299)
2. Resolution No. 276 moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)
3. Resolution No. 238 moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)
4. Starred Question No. 7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299)
2. Resolution No. 276 moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)
3. Resolution No. 238 moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)
4. Starred Question No. 7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299)
2. Resolution No. 276 moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)
3. Resolution No. 238 moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)
4. Starred Question No. 7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب انعام اللہ خان نیازی مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.2338 and 7599, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.2338 and 7599, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.2338 and 7599, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایک رپورٹ lay ہونی ہے جس پر اس کے بعد بحث بھی ہو گی تو میں اس کا اعلان کر دوں اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012 پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پنجاب بیت المال برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کریں گے۔ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، میاں محمود الرشید!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل سے گرمی پڑنی شروع ہوئی ہے تو کل سے آج صبح تک لاہور میں چودہ گھنٹے کی بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہوئی ہے۔ گھروں میں پانی نہیں آ رہا، مسجدوں میں پانی نہیں آ رہا اور پورے پنجاب میں سولہ سے اٹھارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ کل بھی ایک پاور پلانٹ کا افتتاح ہوا ہے بھلے اچھی بات ہے لیکن وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے دو سال کے اندر لوڈ شیڈنگ کو ختم کرنے کے وعدے تھے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ رمضان المبارک کی آمد آمد

ہے۔ باوجود یہ کہہ رہے ہیں کہ غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نہیں ہو گی لیکن پورے پنجاب کے اندر، لوگوں کے اندر پریشانی ہے اور کسانوں کے کھیت سوکھ رہے ہیں کیونکہ انہیں سیراب کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی بندوبست نہیں ہے۔ 6000 میگاواٹ سے زائد بجلی کا shortfall ہے اور اس میں اگر 1000 یا 1200 میگاواٹ کی بجلی انہوں نے increase کر دی ہے مگر جو demand تیزی کے ساتھ پچھلے چار سالوں کے دوران بڑھی ہے اس میں تو کسی طور پر بھی ہم اس crisis سے نکلتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ الیکشن مہم کے دوران ان کا سب سے زیادہ اس بات پر focus تھا کہ energy crisis کو ہم دور کریں گے، لوڈشیڈنگ ختم کریں گے، قرضے لینے کا کشکول توڑ دیں گے اور بیرونی قرضے نہیں لیں گے لیکن حکومت کی ان دونوں شعبوں کے اندر بری طرح سے ناکامی ہے۔ آج پاکستان کے عوام لوڈشیڈنگ کا عذاب بھگت رہے ہیں اور یہ گرمی اب شروع ہوئی ہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ آئندہ چند دنوں میں پورا پنجاب سراپا احتجاج ہو گا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ حکمرانوں کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ عوام کو temporary relief دیں۔ یہ اورنج ٹرینوں پر اور ادھر اُدھر پیسے لگانے کی بجائے energy crisis کو ختم کریں۔ آج پانچواں اور آخری سال ان کی حکومت کا ہے لیکن بجلی کی لوڈشیڈنگ اور energy crisis اپنی جگہ پر برقرار ہے اور انڈسٹری بند ہو رہی ہے جس سے لاکھوں لوگ بے روزگار ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ آئندہ رمضان المبارک میں کسی قسم کی لوڈشیڈنگ نہیں ہونی چاہئے۔ اس بات کا آپ مرکزی حکومت کو پابند بنائیں۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 37 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے، کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 29۔ مئی 2017 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔